رنگِ خیال

معزز قارئین!

حسبِ وعدہ برصغیر پاک و ہند کے مفسرین اور ان کی تفسیرات پر مشتمل خصوصی اشاعت پیشِ خدمت ہے۔ یہ مختلف عہد کے مفسرین ہیں، جن میں پہلے مفسر قاضی ثناء اللہ پانی پتی ؒ اور آخری مفسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری ہیں۔ قاضی صاحب کا سنِ وفات ۱۸۱۰ء اور قادری صاحب کا سنِ پیدائش ۱۹۵۱ء ہے۔

اس خصوصی اشاعت میں کم و بیش دو سو سال کے مابین ہونے والے قرآن مجید پر، بہت سے تحریری کاموں میں سے بعض کاموں پر مقالات کو یکجا کرنے کی ایک ادنیٰ سی کاوش کی گئی ہے۔ امید ہے علماء، طلبہ اور قارئین غرض سبھی پسند فرمائیں گے۔

میرے لئے یہ مسئلہ ایک لمحے کیلئے وقت طلب ضرور رہا تھا کہ ان معزز و محترم شخصیات کو کس ترتیب سے پیش کروں۔ آیا ان کے اسمائے گرامی کو حروفِ تہجی کی بنیاد پر مرتب کروں یا پھر ان کے سنینِ وفات کے پیشِ نظر ان کی سینیارٹی کو ملحوظ رکھوں یعنی یہ دیکھوں کہ ان میں پہلے کون اپنے رب کی حضوری میں پیش ہوا۔ اور زندہ مفسرین کو ان کی عمر کے لحاظ سے فوقیت دوں کہ ان میں پہلے کون صفحۂ گیتی پر ظاہر ہوا۔ سو ان میں مؤخر الذکر صورت زیادہ مناسب اور معقول نظر آئی۔ چنانچہ اسی کو اختیار کیا گیا۔

اس شمارے میں چار مقالات ایسے بھی ہیں جو بظاہر کسی مفسر کی خدماتِ تفسیر یہ پر مشتمل تو نہیں، مگر اس عنوان سے اک گونہ مناسبت ضرور رکھتے ہیں، اس لیے انہیں بھی شاملِ اشاعت رکھا گیا۔ میرے نزدیک یہ تمام مقالات اپنی اپنی جگہ اہم اور قابلِ توجہ ہیں۔ جن سے استفادہ کرنا نہ صرف طلبہ کیلئے ضروری خیال کرتا ہوں، بلکہ علماء کے لیے بھی بطور یاد دہانی ممد تصور کرتا ہوں۔

اس خصوصی اشاعت کے موقع پر میں عرض کرنا چاہوں گا کہ اگر اس مجموعے میں بعض دیگر علماء اور مفسرین پر بھی مقالات ہوتے تو یہ مجموعہ یقیناً زیادہ وقیع اور جامع ہوتا۔ مثلاً شاہ ولی اللہ دہلویؒ، سر سید احمد خانؒ، حمید الدین فراہیؒ، عبید اللہ سندھیؒ، علامہ عنایت اللہ مشرقیؒ، عبد اللہ یوسف علیؒ، عبد اللہ چکڑالویؒ، عبد القدیر صدیقی حسرتؒ، خواجہ احمد الدینؒ، مولانا اشرف علی تھانویؒ، ڈاکٹر فضل الرحمن انصاریؒ، مولانا امین احسن اصلاحیؒ، رحمت اللہ طارق، حمید نسیم، علامہ شبیر احمد ازہر میرٹھیؒ، مولانا عبد الکریم اثری مدظلہ اور مولانا صلاح الدین یوسف مدظلہ وغیرہم اس کے علاوہ اور بہت سے نام ہیں، جو لیے جاسکتے ہیں۔ اس فہرست میں ایسے چند علمائے کرام کے نام بھی شامل

کئے جا سکتے ہیں، جو ہنوز گوشۂ گمنامی میں ہیں یا جن کی تفسیرات پر اب تک کوئی قابلِ قدر کام نہیں ہو سکا۔

اوپر جو میں نے ایک مختصری فہرست دی ہے اس میں عقائد و نظریات کے پہلو سے اکثر ایک دوسرے سے اختلافات رکھتے ہیں۔ ان کے زمان و مکان میں بھی اختلاف ہے۔ گو ان میں بعض ہمعصر بھی ہیں۔ مگر نقطۂ نظر کے فرق کے سبب وہ سب اپنا جداگانہ مقام رکھتے ہیں۔ میں ان تمام ہی حضرات کے تفسیری و تفہیمی کام کو ملتِ اسلامیہ کا مشترک علمی سرمایہ سمجھتا ہوں۔ مسلمانوں کو اس علمی خزانے سے بغیر کسی تعصب کے استفادہ کرنا چاہیے کہ تقابلی مطالعہ کے سبب ہی بسا اوقات قرآن فہمی کا جذبہ بیدار ہوتا ہے اور مسلسل مطالعہ اور غور و فکر سے لوگوں کی سوچ میں وسعت اور فکر میں رواداری پیدا ہوتی ہے۔

میں نے اس خصوصی اشاعت میں جو بزمِ مفسرین سجائی ہے۔ اس کا مقصد بھی یہی ہے کیونکہ شروع شروع میں مفسرین کی تفسیرات ہی قرآن فہمی کا وسیلہ بنتی ہیں اور یوں صاحبانِ ذوق براہِ راست کلامِ الٰہی سے جڑ جاتے ہیں اور میں چاہتا بھی یہی ہوں کہ لوگ کلامِ الٰہی سے وابستہ ہو جائیں اور میرا مقصد اس کے سوا کچھ بھی نہیں۔ میں ملتِ اسلامیہ کو جسدِ واحد کی طرح دیکھنا چاہتا ہوں کیونکہ مجھے اس امر کا مشتی اسی صورت میں ممکن نظر آتا ہے۔

معزز قارئین!

اگر آپ مذکورہ بالا مفسرین سے کسی بھی مفسر پر لکھنا چاہتے ہیں یا اس کے علاوہ کسی اپنے پسندیدہ یا کسی غیر معروف مفسر یا مترجم کی خدماتِ جلیلہ پر لکھنے کے خواہشمند ہیں تو التفسیر کے صفحات ایک نئے نمبر کی اشاعت کیلئے آپ کے رشحاتِ قلم کے منتظر رہیں گے۔

آپ کا اپنا

محمد شکیل اوج